© rasailojaraid.com

محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنیٰ وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم۔

(جامع ترمذی - ابواب الاشربہ : باب ماجاء فی التنفس فی الاناء)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی چیز پینے لگو تو اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پی جاؤ، بلکہ دو یا تین دفعہ سانس لے کر پیو، اور (یہ بھی یاد رکھو کہ) پینا شروع کرو تو بسم اللہ پڑھو، اور فارغ ہو جاؤ تو الحمد للہ کہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہر قسم کی دینی، مذہبی، اخلاقی اور تہذیبی و ثقافتی ہدایات سے بہرہ مند کیا ہے اور وہ تمام باتیں ایک ایک کر کے تفصیلاً یا اجمالاً بتادی ہیں، جو ان کی اصلاح و تربیت کے لیے ضروری ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ہر لحاظ سے مکمل مذہب ہے اور اس کے اتمام و تکمیل کا یہ بنیادی تقاضا ہے کہ اس میں ہر ایسی چیز کی نشان دہی کر دی جائے جو انسانی زندگی میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

اسی حدیث کو لیجیے جو اوپر درج کی گئی ہے۔ یہ حدیث محدثین کے نزدیک اگرچہ درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ امام ترمذی اسے "ھٰذا حدیث غریب" سے تعبیر کرتے ہیں، تاہم اس کا مضمون اپنی جگہ بڑا اہم ہے، اور اس قسم کی دیگر احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

حدیث کے ان الفاظ سے صاف پتا چلتا ہے کہ آنحضرت اپنی اُمت کے ہر چھوٹے بڑے عمل پر نگاہ رکھتے تھے اور امت کے ہر فرد کو ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور شائستہ و مہذب دیکھنا چاہتے تھے۔ حتیٰ کہ کھانے پینے کے معاملے میں بھی جسے ہم معمولی معاملہ سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں، ان کی پوری رہنمائی فرماتے تھے۔ آپ نے وضاحت سے فرمایا کہ کوئی چیز پینے لگو تو تین باتوں کا خیال رکھو۔

ایک یہ کہ برتن منہ کو لگا کر ایک ہی سانس میں نہ پی جاؤ۔ پینے کا یہ انداز اونٹ کا انداز ہے۔ وہ جب پانی کو منہ لگاتا ہے تو ایک ہی سانس میں پیتا چلا جاتا ہے اور اسی وقت منہ اٹھاتا ہے، جب پیٹ بھر جاتا ہے۔ یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طریقہ قطعی غلط ہے۔ یہ حیوان کا طریقہ تو ہو سکتا ہے، مگر انسان کو ہرگز زیب نہیں دیتا۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ برتن کو منہ لگائے تو آرام اور شائستگی سے پیئے اور اس میں دو یا تین سانس لے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ سانس کبھی پیتے پیتے برتن ہی میں نہ لے، بلکہ برتن سے منہ الگ کر کے سانس لے۔

دوسرے یہ کہ کوئی چیز پینا شروع کرو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع کرو۔ تاکہ اس موقع پر انسان اللہ کی یاد سے غافل نہ رہے، عام طور پر لوگ کھانے پینے کے مواقع پر اللہ کو یاد نہیں رکھتے اور سمجھ بیٹھتے ہیں کہ جو کچھ انھیں ملا ہے، وہ محض ان کی قابلیت اور تگ و دو کا نتیجہ ہے۔ اس کے برعکس اسلام یہ بتانا چاہتا ہے کہ انسان کے وسائل بہر حال محدود ہیں، تمھیں جو کچھ دیا جاتا ہے، وہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کی بے پایاں مہربانیوں کا نتیجہ ہے

تیسرے یہ کہ کوئی چیز پینے سے فارغ ہو جاؤ تب بھی اللہ کی نوازش ہائے پیہم کو یاد رکھو اور الحمد للہ پڑھو۔ پوری دعا جو دوسری حدیث میں مذکور ہے، یہ ہے:

الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا وجعلنا من المسلمین (یعنی سب تعریفیں اور تمام ستائشیں اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا)۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی موقع پر بھی بھولنا نہیں چاہیے، بلکہ ہر آن اس کو یاد رکھنا چاہیے اور یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ ہم اس کے عاجز و درماندہ اور مسکین بندے ہیں۔ ہمارا اصل سہارا اللہ کی مدد اور اس کی ذاتِ گرامی ہے۔ ہم اپنے طور سے کچھ نہیں کر سکتے، ہر چیز میں اسی کے محتاج ہیں۔ وہ تمام اسباب جو ہمارے رزق اور روزی مہیا کرنے کا باعث ہیں، اسی کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر وہ ہماری درست گیری اور رہنمائی نہ کرے تو ہم اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتے۔

اسی نے ہم کو عقل و فہم، فکر و فراست اور جسمانی و بدنی طاقت سے نوازا اور ہم اس لائق ہو پائے کہ اپنی ضروریات کا تکفل کر سکیں اور سامانِ اکل و شرب سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

© rasailojaraid.com